© rasailojaraid.com

سلطان محمود غزنوی کی تصویر کا حقیقی رخ

از

(جناب سید محبوب صاحب رضوی)

انگریز مورخین نے بڑی کاوشِ دماغی کے ساتھ محمود غزنوی کی جو تصویر پیش کی ہے اس کا ایک رخ تو آپ نے ہندوستان کے سرکاری مدارس کی تاریخوں میں دیکھا ہوگا جس میں دو الوؤں کی "فرضی حکایت" کو بڑے آب و رنگ کے ساتھ نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے۔

ذیل میں اس تصویر کا حقیقی رخ ملاحظہ فرمائیے اور انگریز مورخین کی مصلحت کوشی، نکتہ سنجی اور مورخانہ فرائض کی داد دیجئے۔

ایک دن سلطان محمود غزنوی حسبِ معمول دربارِ عام میں بیٹھا ہوا تھا، وزراء و امراء دست بستہ حاضر تھے، عام لوگ اپنی اپنی عرضیاں پیش کر رہے تھے اور سلطان اُن پر مناسب احکام صادر کر رہا تھا کہ ایک شخص نے سامنے آ کر عرض کیا کہ "میری شکایت نہایت سنگین ہے اور کچھ اس قسم کی ہے کہ میں اسے برسرِ دربار عرض نہیں کر سکتا"۔

سلطان یہ سُن کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور سائل کو اپنے ہمراہ خلوت میں لے جا کر پوچھا کہ "تمہیں کیا شکایت ہے؟"

سائل نے عرض کیا کہ "ایک عرصہ سے بندگانِ عالی کے بھانجے نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ مسلح ہو کر میرے مکان پر آتا ہے اور مجھے مار پیٹ کر باہر نکال دیتا ہے اور خود جبراً میرے گھر میں شب بھر دادِ عیش دیتا ہے، غزنی کی کوئی عدالت ایسی باقی نہیں جس میں میں نے اس ظلم و تعدی کی فریاد نہ کی ہو، لیکن کسی کو انصاف کرنے کی جرأت نہ ہوئی جب میں ہر طرف سے مایوس ہو گیا تو آج مجبوراً جہاں پناہ کی بارگاہ عالیہ میں انصاف کے لئے حاضر ہوا ہوں اور شہنشاہِ عالم کے بے لاگ انصاف، زیارِ دہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور رعایا سے بے پناہ شفقت کے بھروسہ کرکے میں نے اپنا حال عرض کر دیا ہے، خالق حقیقی نے آپ کو اپنی مخلوق کا محافظ اور نگہبان بنایا ہے، قیامت میں رعایا اور کمزوروں پر مظالم کے آپ خدائے قہار کے روبرو جواب دہ ہوں گے، اگر آپ نے میرے حال پر رحم فرماکر انصاف کیا تو بہتر ہے ورنہ میں اس معاملہ کو منتقم حقیقی کے سپرد کرکے اُس کے بے لاگ و رعایت فیصلہ تک صبر کروں گا"۔

سلطان پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار آبدیدہ ہوگیا اور سائل سے کہا کہ "تم اب سے پہلے میرے پاس کیوں نہ آئے؟ تم نے ناحق اب تک یہ ظلم برداشت کیا؟"

سائل نے کہا کہ "میں عرصہ سے اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح بارگاہِ سلطانی تک پہنچ جاؤں، مگر دربانوں اور چوبداروں کی قدغن نے کامیاب نہ ہونے دیا، خدا ہی جانتا ہے کہ آج بھی کس تدبیر سے یہاں تک پہنچا ہوں، مجھ سے غریبوں اور مظلوموں کو یہ بات کہاں نصیب ہے کہ جب چاہیں بے دھڑک دربار سلطانی میں حاضر ہوجائیں اور سلطان کو اپنے دردِ دل کی داستان سنا سکیں"۔

سلطان نے سائل کو اطمینان اور دلاسہ دے کر تاکید کی کہ "اس ملاقات اور گفتگو کا کسی سے ذکر نہ کرنا اور جس وقت بھی وہ شخص تمہارے گھر آئے، اسی وقت مجھے اس کی اطلاع کردینا، میں اس کو ایسی عبرت انگیز سزا دوں گا کہ آئندہ دوسروں کو ایسے مظالم کی جرأت نہ ہو سکے گی!"

سائل نے عرض کیا کہ مجھ ایسے بے کس اور بے یار و مددگار کے لئے یہ کیوں کر ممکن ہو سکے گا کہ جب چاہوں بلا کسی مزاحمت کے خدمتِ سلطانی میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کو مطلع کرسکوں"۔

سلطان نے یہ سن کر دربانوں کو طلب کیا اور سائل کو اُن سے روشناس کراکر حکم دیا کہ "یہ شخص جس وقت بھی ہمارے پاس آنا چاہے بلا طلبِ اجازت اسے ہمارے پاس پہنچا دیں اور کسی طرح کی مزاحمت نہ کریں"۔

دو راتیں گزر گئیں، مگر سائل نہ آیا، سلطان کو تشویش ہوئی کہ نہ معلوم غریب مظلوم کو کیا حادثہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیش آیا۔ وہ اسی فکر میں غلطاں تھا کہ تیسری رات کو سائل دوڑا ہوا آستانۂ شاہی پر پہنچا اطلاع ملتے ہی سلطان فی الفور باہر نکلا اور سائل کے ہمراہ اس کے گھر پہنچ کر اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ لیا جو سائل نے اسے بتلایا تھا، پلنگ کے سرہانے شمع جل رہی تھی، سلطان نے شمع گل کرادی اور خود خنجر نکال کر اس بدکردار کا سر اڑا دیا۔ اس کے بعد شمع روشن کرائی، مقتول کا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ سلطان کی زبان سے الحمد للہ نکلا، اور پھر بے تابی کے ساتھ اس نے سائل سے پینے کے لئے پانی مانگا، پانی پی کر سلطان نے سائل سے کہا کہ "تم اطمینان کے ساتھ اپنے گھر میں آرام کرو، انشاء اللہ تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی، میری وجہ سے اب تک تم پر جو مظالم ہوئے خدا کے لئے انھیں معاف کر دو!" یہ کہہ کر سلطان رخصت ہونا چاہتا تھا کہ سائل نے دامن پکڑ کر عرض کیا کہ "بندگانِ عالی نے جس طرح ایک مظلوم کے ساتھ انصاف فرمایا، حتیٰ کہ اپنی قرابت اور خون کا بھی مطلقاً خیال نہ کیا خدائے تعالےٰ آپ کو اس کی جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرماتے! اگر اجازت مرحمت فرمائی جائے تو ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ نے پہلے شمع گل کرائی اور پھر روشن کرا کر مقتول کا سر دیکھ کر الحمد للہ فرمایا اور اس کے فوراً بعد پانی طلب کیا، اس کا کیا سبب تھا؟"

سلطان نے ہر چند ٹالنا چاہا، مگر سائل کے اصرار پر اسے بتلانا پڑا کہ "شمع گل کرانے کا مقصد یہ تھا کہ مبادا روشنی میں اس شخص کا چہرا دیکھ کر بہن کے خون کی محبت مجھے سزا دینے سے باز رکھے اور الحمد للہ کہنے کا سبب یہ تھا کہ مقتول نے اپنے آپ کو میرا بھانجہ بتلا کر تمہیں دھوکے میں ڈال دیا تھا اور اس طرح وہ تمہیں شاہی تعلق سے مرعوب کر کے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کے لئے راستہ صاف رکھنا چاہتا تھا، خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محمود کے متعلقین کا اس شرمناک بے ہودگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پانی مانگنے کی وجہ یہ تھی کہ جب سے تم نے اپنا واقعہ سنایا تھا میں نے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب تک تمہارا انصاف نہ کر لوں گا آب و دانہ مجھ پر حرام ہے، اب چونکہ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکا تھا اور تشنگی کا شدید غلبہ تھا اس لئے میں پانی مانگنے پر مجبور ہو گیا۔"

(تاریخ فرشتہ بحوالہ تاریخ بنائے گیتی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) سلطان محمود کو مشہور بزرگ شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کی زیارت کا بڑا اشتیاق تھا، چنانچہ شیخ کی زیارت کے لیے خرقان روانہ ہوا، وہاں پہنچ کر شیخ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ "میں آپ سے ملنے کے لیے غزنی سے خرقان آیا ہوں، اس لئے مروت و اخلاق کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ یہاں قدم رنجہ فرما کر شرفِ ملاقات بخشیں" اور ساتھ ہی قاصد کو یہ سمجھا دیا کہ اگر شیخ خانقاہ سے باہر آنا قبول نہ کریں تو آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ شیخ کو سنا دے، قاصد شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلطان کا پیغام پہنچایا، شیخ نے معذرت چاہی، قاصد نے ایمائے سلطانی کے مطابق آیت پڑھی،

شیخ نے فرمایا کہ "تم جا کر سلطان سے عرض کر دو کہ میں اَطِیْعُوا اللّٰہَ میں اس قدر مستغرق ہوں کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی تعمیل سے ہی سخت شرمندہ ہوں ظاہر ہے کہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا تو ذکر ہی کیا ہے"

سلطان قاصد سے شیخ کا یہ جواب سن کر بہت متاثر ہوا اور خود خانقاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کر لیا، مگر ساتھ ہی شیخ کو آزمانے کے لئے سلطان نے اپنا لباس تو اپنے غلام ایاز کو پہنایا اور خود ایاز کے کپڑے پہنے، اور چند لونڈیوں کو غلاموں کا لباس پہنا کر ساتھ لے لیا، جب یہ لوگ شیخ کی خانقاہ میں پہنچے اور شیخ سے ملاقات ہوئی تو شیخ تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور نہ محمود نما ایاز کی جانب التفات کیا، بلکہ ایاز نما محمود کی جانب متوجہ ہوئے، ایاز نما محمود نے شیخ سے عرض کیا کہ "آپ نے ظل اللہ کو تعظیم نہیں دی؟"

شیخ نے جواب دیا "ہاں! لیکن تیرا مخاطب اس جال میں پھنسنے والا شکار نہیں ہے! تو سامنے کیوں نہیں آتا، کیا تو ہی اس جال کا سب سے بڑا شکار نہیں ہے؟"

سلطان نے دیکھا کہ شیخ کا عرفان حقیقتِ حال کو سمجھ گیا ہے تو مؤدب شیخ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ "حضرت کچھ ارشاد فرمائیے!"

شیخ نے غلاموں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "پہلے ان نامحرموں کو مجلس سے باہر کر دیا جائے" جب شیخ کے ارشاد کی تعمیل ہو چکی تو سلطان نے پھر عرض کیا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی کوئی حکایت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنائیے!"

شیخ نے فرمایا کہ "بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا کہ وہ شقاوت و بدبختی کی تمام برائیوں سے محفوظ ہو گیا۔"

سلطان نے کہا کہ "یہ تو مجھ سمجھ میں نہیں آتا، کیوں کہ یہ تو ظاہر ہے کہ بایزیدؒ کا مرتبہ آنحضرت صلعم سے زیادہ نہیں ہو سکتا، حالانکہ آنحضرت صلعم کے دیکھنے والوں میں ابولہب و ابوجہل اور کتنے ہی منکرین بدبخت ہی رہے، تو پھر بایزیدؒ کے دیکھنے والوں میں ہر بدبخت کیوں کر سعید بن سکتا ہے؟"

شیخ نے فرمایا کہ "تمہاری پروازِ عقل سے یہ اوپر کی بات ہے، آں حضرت صلعم کو صحابہ کے علاوہ اور کسی نے حقیقی معنی میں دیکھا ہی نہ تھا، کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی،

وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ — تم اُن کو دیکھتے ہو جو تمہیں دیکھ رہے ہیں، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ نہیں جانتے۔

اگر وہ لوگ فی الحقیقت آنحضرت صلعم کو دیکھتے تو یقیناً وہ اپنی بدبختی کے اثر سے محفوظ ہو جاتے۔"

سلطان کو شیخ کا یہ جواب بہت پسند آیا اور مزید نصیحت کے لئے عرض کیا،

شیخ نے فرمایا کہ "اپنے اوپر چار چیزیں لازم قرار دے لو! پرہیزگاری، نماز باجماعت کا التزام سخاوت اور مخلوق اللہ پر شفقت و مہربانی۔"

سلطان نے عرض کیا کہ "میرے لئے دعا فرمائیے!

شیخ نے فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد اللھم اغفر للمومنین والمومنات کی دعا کرتا ہوں۔"

سلطان نے عرض کیا کہ "یہ تو دعا عام ہے میرے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیے!"

شیخ نے کہا کہ "خدا تمہاری عاقبت محمود فرمائے!"

سلطان نے چلتے ہوئے نذرانہ کے طور پر اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی، شیخ کے سامنے سوکھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روٹی رکھی ہوئی تھی وہ اُٹھا کر سلطان کو دی اور فرمایا کہ "کھاؤ"! سلطان نے تبرکاً ایک ٹکڑا توڑ کر کھانا چاہا مگر گلے سے نیچے نہ اُترا، شیخ نے پوچھا "کیا گلے میں پھنستا ہے؟" سلطان نے کہا "ہاں"!

شیخ نے فرمایا "جس طرح یہ روٹی تمہارے گلے میں پھنستی ہے اسی طرح تمہارا یہ نذرانہ میرے گلے میں پھنستا ہے، اسے میرے سامنے سے ہٹالو"!

جب سلطان رخصت ہونے لگا تو شیخ تعظیم کے لئے سروقد کھڑے ہو گئے، سلطان نے عرض کیا کہ "میں جب آیا تھا تو آپ نے قطعاً توجہ نہ فرمائی اور اب تعظیم فرما رہے ہیں؟"

شیخ نے فرمایا "اس کا سبب یہ ہے کہ جب تم آئے تھے تو شاہانہ جاہ و جلال کے نشہ میں سرشار تھے اور اب فروتنی و انکسار کے ساتھ واپس جا رہے ہو"۔

(تاریخ فرشتہ بحوالہ تاریخ بنائے گیتی)

سلطان محمود نے خلیفۂ بغداد القاہر باللہ عباسی کو ایک عرض داشت بھیجی جس میں لکھا تھا کہ چونکہ خراسان کا اکثر حصہ میں نے فتح کر لیا ہے اس لئے بقیہ علاقے بھی مجھے عطا فرمائے جائیں! بارگاہِ خلافت سے یہ درخواست منظور ہو گئی، اسی کے ساتھ سلطان نے یہ درخواست بھی کی تھی کہ سمرقند پر حملہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے، بارگاہِ خلافت سے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا، اور سلطان کے قاصد سے کہہ دیا گیا کہ اگر سلطان محمود نے سمرقند پر حملہ کیا تو میں تمام عالم اسلامی کو اس کے خلاف برانگیختہ کر دوں گا، خلیفہ کے اس جواب پر سلطان محمود بہت سیخ پا ہوا اور بارگاہِ خلافت میں پیغام بھیجا کہ اگر میرا مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو میں ہاتھیوں کے ایک عظیم لشکر سے خود بغداد پر حملہ کر دوں گا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر بغداد کی مٹی تک غزنی لے آؤں گا، اس کا جواب خلیفہ کی جانب سے ایک سربمہر خط کے ذریعہ سے دیا گیا، جب یہ خط سلطان محمود کے سامنے کھولا گیا تو اس پر بسم اللہ کے بعد صرف یہ تین حروف لکھے ہوئے تھے:-

ا ، ل ، م

قاصد سے پوچھا گیا کہ زبانی کوئی پیغام دیا گیا ہے تو اس نے انکار کیا، لوگ حیران تھے کہ آخر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے، خواجہ ابوبکر قہستانی نے عرض کیا "چونکہ حضور نے ہاتھیوں کے ذریعہ سے حملہ کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا اس کے جواب میں خلیفہ نے سورۂ فیل کی جانب اشارہ کیا ہے اور اَلَم تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصحٰبِ الفِیلِ الخ کے بجائے صرف سورت کے اول حروف پر اکتفا کیا ہے"

یہ توجیہہ سن کر سلطان محمود پر بڑا اثر ہوا اور وہ دیر تک روتا رہا، جب حواس درست ہوئے تو نہایت لجاجت اور انکسار آمیز معذرت نامہ لکھا اور خلیفہ کو بیش قیمت تحائف بھیج کر اس کی خوشنودی حاصل کی، ابوبکر قہستانی کو انعام اور خلعت دیا گیا۔

۴۔ سلطان محمود کے زمانہ میں کوچ بلوچ کے قزاقوں نے رباط اور دیر گچین (اصفہان) میں ڈاکہ ڈالا، اس میں ایک بڑھیا کا مال واسباب بھی لٹ گیا، اس نے غزنی پہنچ کر سلطان سے فریاد کی کہ تو خدا کی طرف سے ہمارا محافظ و نگہبان ہے، میرا مال یا اس کا معاوضہ ادا کر! سلطان نے کہا "مجھے خبر نہیں کہ یہ دیر گچین کہاں ہے؟" بڑھیا بولی "اے سلطان! صرف اس قدر ملک فتح کر کہ تو اس سے باخبر رہ سکے اور انتظام کر سکے!!" سلطان نے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ وہ کوچ بلوچ کے ڈاکو تھے جو کرمان کی حدود میں ہے اور سلطان کے ممالک محروسہ سے باہر ہے، سلطان نے بڑھیا سے کہا کہ وہ علاقہ جہاں تیرا مال واسباب ضائع ہوا ہے وہ میری حدودِ سلطنت سے باہر ہے اس لئے میں اس کا کیا انتظام کر سکتا ہوں؟

بڑھیا نے کہا "سبحان اللہ! اسی عزم و ہمت اور شوکت و سطوت پر شہنشاہی کا دعویٰ ہے؟ وہ شہنشاہی کیا جو مظلوموں کا حق نہ دلا سکے؟ اور وہ چرواہا کیا ہے جو اپنی بکریوں کو بھیڑیے سے نہ بچا سکے، اس حالت میں میرا تنہا اور ضعیف ہونا اور تیرا فوج و لشکر رکھنا دونوں برابر ہیں!"

سلطان نے بڑھیا کے یہ معقول اور کپ کپا دینے والے کلمات سنے تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، بڑھیا کو بہت کچھ دے دلا کر رخصت کیا اور ابو علی الیاس امیر کرمان کو لکھا کہ "ان مفسدوں اور قزاقوں کو فوراً گرفتار کر کے ہمارے پاس بھیج دو اور جس قدر مال و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسباب برآمد ہو وہ بھی بھیج دیا جائے، تاکہ آئندہ یہ لوگ ہمارے ملک میں لوٹ مار اور قتل و غارت نہ کر سکیں، ورنہ یاد رکھو کہ کرمان سومنات کے مقابلہ میں بہت نزدیک ہے"

امیر کرمان سلطان کے خوف سے ایک جرار فوج لے کر گیا، ہزاروں قزاق قتل و گرفتار ہوئے، اور بے شمار مال و اسباب ہاتھ لگا، امیر کرمان نے یہ سب سامان غزنی بھجوا دیا، سلطان نے منادی کرادی، ملک کے اطراف وجوانب سے لوگ آتے تھے اور اپنا اپنا مال و اسباب پہچان کر لے جاتے تھے، سلطان محمودؒ نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر ایک بڑا کام یہ کیا کہ ملک سے ہر قسم کی خبریں منگوانے کے لئے خبر رساں مقرر کر دیئے، تاکہ حکام کے ظلم وستم اور ملک کے ہر قسم کے حالات کی سلطان کو اطلاع ملتی رہے،

(نظام الملک طوسی حصہ دوم ص ۲۵۶)

"بطور نمونہ از خروارے" یہ چند واقعات ہیں جن سے سلطان محمودؒ کے حلم وتحمل، ادب واحترام، متانت وسنجیدگی، رعایا پروری، انصاف پسندی، حق شناسی خشیت الٰہی، اور مظلوموں کے ساتھ ہمدردی کے جذبات کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے، اس کے سوانح زندگی میں انگریزی ادیب ایڈیسن کے آلوؤں والے "فرضی افسانہ" کے برخلاف اس طرح کے بکثرت واقعات موجود ہیں جن کا ایک مختصر مضمون میں احاطہ کرنا دشوار ہے۔

جدید بین الاقوامی سیاسی معلومات

"بین الاقوامی سیاسی معلومات" میں سیاسیات میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحوں قوموں کے درمیان سیاسی معاہدوں، بین الاقوامی شخصیتوں اور تمام قوموں اور ملکوں کے سیاسی اور جغرافیائی حالات کو نہایت سہل اور دلچسپ انداز میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے، یہ کتاب اسکولوں، لائبریریوں اور اخباروں کے دفتروں میں رہنے کے لائق ہے، جدید ایڈیشن جس میں سیکڑوں صفحات کا اضافہ کیا گیا ہے قیمت مجلد ہے، آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

© rasailojaraid.com